

حضور ﷺ کے توہین آمیز خاکوں کی نوعیت

وَإِذَا بَرَقَتْ أَبْهَرَةً إِلَى الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ وَجْهٍ

”جب ان کے چہروں کی دھاریاں دیکھو تو وہ یوں چمک رہی ہوتی ہیں جیسے بادل کی بجلی۔“

رسالت مآب ﷺ سیرت و صورت ہر دو پہلو سے ایک نمایاں اور ممتاز حیثیت کے حامل ہیں۔ آپ ﷺ نے جملہ پہلوؤں سے لوگوں پر متاثر کن حد تک اثرات چھوڑے ہیں۔ مسلمانوں کی آپ کے ساتھ محبت و عقیدت و ارغی اور لگاؤ، اس طرح غیر مسلموں کا روز افزوں اسلام کی طرف بڑھتا ہوا میلان انہی اثرات کا لازمہ ہے۔ گویا آپ کا وجود تمام صفات عالیہ کا مخزن ہے۔ آپ جمال خلق اور کمال خلق کی کن بلندیوں کو چھو رہے ہیں ملاحظہ فرمائیے:

مولانا صفی الرحمن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ہجرت کے وقت رسول اللہ اُمّ معبد خزاہیہ کے خیمہ سے گزرے تو اس نے آپ کی روانگی کے بعد اپنے شوہر سے آپ ﷺ کے حلیہ مبارک کا جو نقشہ کھینچا وہ یہ تھا:

”رنگ، تانباک چہرہ خوبصورت ساخت نہ تو نہ پین کا عیب نہ گنچے پن کی خامی، جمال جہان تاب کے ساتھ ڈھلا ہوا پیکر، سرگیں آنکھیں، لمبی پلکیں، بھاری آواز، لمبی گردن، سفید و سیاہ آنکھیں، سیاہ سرگیں پلکیں، باریک اور باہم ملے ہوئے اُبرو چمکدار کالے بال، خاموش ہوں تو باوقار گفتگو کریں تو پرکشش۔ دور سے دیکھنے میں سب سے زیادہ تانباک و پر جمال، قریب سے سب سے خوبصورت اور شیریں، گفتگو میں چاشنی، بات واضح اور دو ٹوک، نہ مختصر نہ فضول، انداز ایسا کہ گویا لڑی سے موتی جھڑ رہے ہیں، درمیانہ قد نہ ٹانگا نہ گناہ میں نہ بچے نہ لمبا کہ ناگوار لگے۔ دو شاخوں کے درمیان ایسی شاخ کی طرح ہیں جو سب سے زیادہ تازہ و خوش منظر ہے، رنفا آپ کے گرد حلقہ بنائے ہوئے کچھ فرمائیں تو توجہ سے سنتے ہیں، کوئی حکم دیں تو لپک کر بجالاتے ہیں، مطاع و مکرم، نہ ترش رو نہ لغو گو۔“ [زاد المعاد: ۵۴۲]

حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کا وصف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”آپ نہ لمبے ترنگے تھے نہ نائے کھوٹے، لوگوں کے حساب سے درمیانہ قد کے تھے۔ بال نہ زیادہ گھنگریالے تھے نہ بالکل کھڑے کھڑے بلکہ دونوں کے بیچ کی کیفیت تھی۔ رخسار نہ زیادہ پر گوشت تھا نہ ٹھوڑی چھوٹی اور پیشانی پست، چہرہ کسی قدر گولائی لیے ہوئے تھا۔ رنگ گورا گلابی، آنکھیں سرخی مائل، پلکیں لمبی، جوڑوں اور مونڈوں کی ہڈیاں بڑی بڑی، سینہ پر ناف تک بالوں کی ہلکی سی لکیر، بقیہ جسم بال سے خالی، ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں پر گوشت، چلتے تو قدرے جھٹکے سے پاؤں اٹھاتے اور یوں چلتے گویا کسی ڈھلوان پر چل رہے ہیں۔ جب کسی طرف ملتفت ہوتے تو پورے وجود

☆ فاضل کلیۃ الشریعۃ، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

حضور ﷺ کے توہین آمیز خاکوں کی نوعیت

کے ساتھ ملتفت ہوتے۔ دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ ﷺ سارے انبیاء کے خاتم تھے سب سے زیادہ سخی دست اور سب سے بڑھ کر جرأت مند، سب سے زیادہ صادق اللہجہ اور سب سے بڑھ کر عہد و بیان کے پابند وفا، سب سے زیادہ نرم طبیعت اور سب سے شریف ساتھی۔ جو آپ کو اچانک دیکھتا ہیبت زدہ ہو جاتا جو جان پہچان کے ساتھ ملتا محبوب رکھتا۔ آپ کا وصف بیان کرنے والا یہی کہہ سکتا ہے کہ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد ایسا نہیں دیکھا۔“ [ابن ہشام: ۴۰۱/۱، الرحیق المختوم: ص ۷۷]

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَوْ كُنْتُ مِنَ شَيْءٍ سِوَى الْبَشَرِ
كُنْتُ الْمَضْيَةِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

”اگر آپ ﷺ بشر کے علاوہ کوئی اور چیز ہوتے تو آپ ﷺ چودھویں کی رات کو روشن کرتے۔“

بہر صورت ابتدائے مضمون میں رسالت مآب ﷺ کی مدح سرائی اور حسن و جمال کے بیان سے مقصود توہین آمیز خاکوں سے پیدا ہونے والے مذموم اثرات کو لوح ذہنی سے ختم کرنا اور اس کی جگہ خلاصہ کائنات علیہ السلام والتحیات کے چہرہ آفتاب کے حقیقی انوار کو ثبت کرنا ہے۔ آئیے دیکھتے ہیں کہ فکری پسماندگی اور اندھے تعصب کی وجہ سے مغربی کارٹونسٹ نے آسمان پر تھوکنے کی کس طرح سعی کی۔ ہم جملہ خاکوں میں سے صرف ان کے احوال ذکر کریں گے جو انتہائی توہین آمیز ہیں۔

خاکہ ①

حضور نبی کریم ﷺ علیہ التحیۃ والتسلیم کے توہین آمیز خاکوں میں سے سب سے زیادہ ہنک آمیز خاکہ اس طرح ہے کہ آپ ﷺ کی چھوٹی چھوٹی داڑھی ہے دائیں گال پہ گھسی ہے اور بائیں پہ کم، اسی طرح مونچھ بھی دائیں طرف کی موٹی اور بائیں کی باریک ہے، من جملہ چہرہ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے لقوہ کی بیماری سے اس میں میڑھ آگیا ہو۔ سر پہ ہم نما پگڑی بنائی گئی ہے جس کے بالائی کونے میں دھاگے کو شعلہ نما دکھایا گیا ہے جو ہم بلاہٹ ہونے کا سبب بنتا ہے اسی طرح پگڑی کے بالکل سامنے کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے، جس سے نبی کریم ﷺ یا اسلام کا دہشت گردی سے اتصال مقصود ہے۔

خاکہ ②

دوسرے خاکے میں آپ ﷺ کو تقریباً ۶۰، ۶۵ کی عمر میں دکھایا گیا ہے گھنی داڑھی ہے جو پورے چہرے کو گھیرے ہوئے ہے اور اسی تناسب سے مونچھیں بنائی گئی ہیں، داڑھی اور مونچھیں بھری ہوئی ہیں جس کی وجہ سے چہرہ اپنی خوبصورتی کھو رہا ہے۔ بھنویں اتنی لمبی ہیں کہ پیشانی کو چھوتے ہوئے عمامے تک پہنچ رہی ہیں۔ آنکھوں پر کالی پٹی چسپاں ہے اور ہاتھ میں تیز دھار خنجر ہے جو نعوذ باللہ آپ ﷺ کے دہشت گرد ہونے کی علامت ہے۔ اسی طرح نقاب کو نشانہ تنفیک بناتے ہوئے آپ کے اطراف میں دوڑکیوں کو کھڑا کیا ہوا جو نقاب کیے ہوئے ہیں ان کے دیکھنے کا انداز ایسا ہے کہ جیسے وہ کسی ناگہانی آفت سے ڈری ہوئی ہیں۔

خاکہ ۴

اس خاکے میں صرف آپ ﷺ کا چہرہ دکھایا گیا ہے جو تکنوی صورت میں ہے۔ سر پہ عمامہ ہے۔ پیشانی سے ٹھوڑی تک کے چہرے کے ارد گرد سبز رنگ میں چاند بنایا ہوا ہے اور دائیں آنکھ کی جگہ ستارہ ہے، داڑھی عربیوں کی سی ہے یعنی صرف ٹھوڑی پر، پورے چہرے پر نظر ڈالنے سے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ایک آنکھ سے معذور شخص کا چہرہ ہے۔

خاکہ ۵

اس خاکے میں آپ ﷺ کا چھوٹا ساقہ ہے، سر پہ عمامہ ہے، کوٹ پہنا ہوا ہے جو پاؤں کو چھو رہا ہے، جسمانی اعتبار سے وسیع الجثہ دکھائے گئے ہیں۔ آپ دونوں بازو کھولے اپنے ساتھیوں کی جانب کھڑے ان سے کہہ رہے ہیں: "Stop Stop we ran out of virgins!" "ٹھہریے ٹھہریے! ہمارے پاس حوریں کم پڑ گئی ہیں۔"

خاکہ ۶

اس خاکے میں آپ کو دیگر ساتھیوں سمیت سفر کی حالت میں دکھایا گیا ہے، بڑے بڑے بال ہیں جو کندھوں کو چھو رہے ہیں، سر پہ احرام باندھا ہوا ہے، کمر کے ساتھ خنجر لٹکایا ہوا ہے، آپ کے پیچھے پانچ افراد ہیں جن میں سے ایک بچی، ایک عورت اور باقی تین مرد ہیں ذیل میں یہ عبارت درج ہے:

"Muhammad never knew when Inspiration would Come upon him"

”محمد ﷺ نہیں جانتے کہ ان پر کب وحی نازل ہو جائے۔“

خاکہ ۷

مندرجہ بالا خاکے سے متصل یہ خاکہ ہے کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہے جس کی شدت سے آپ نے اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھے ہوئے، منہ کھلا ہوا ہے اور سامنے کے چار دانت نمایاں ہیں، دونوں کانوں کے ساتھ یہ الفاظ درج ہیں:

”ڈنگ ڈنگ ڈنگ، ڈنگ ڈنگ ڈنگ“ Ding Dong Ding , Ding Ding Dong

گویا اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس میں ذکر ہے کہ آپ پر وحی (جس) گھنٹی کی صورت میں بھی نازل ہوتی تھی اور نزول وحی کے وقت آپ شدید تکلیف سے دوچار ہوتے تھے اور تعصب کا ثبوت دیتے ہوئے اس حالت میں بھی خنجر آپ کی کمر کے ساتھ دکھایا گیا، آپ ﷺ کے پیچھے لوگ کھڑے آپ کی طرف دیکھتے ہوئے یوں دکھائی دیتے ہیں جیسے وہ بھی اس تکلیف کو محسوس کر رہے ہیں۔ نیچے یہ عبارت درج ہے:

"Inspiration being with ringing in his Ears"

”آپ پر وحی گھنٹی کی صورت میں نازل ہوتی ہے۔“

خاکہ نمبر ۸

پہلے خاکے کی طرح یہ خاکہ بھی انتہائی توہین آمیز ہے اس میں دونوں طرف کھڑے لوگ دیکھ رہے ہیں اور

حضور ﷺ کے توہین آمیز خاکوں کی نوعیت

آپ ﷺ پر نزول وحی کی کیفیت ہے جس کی شدت سے آپ ﷺ زمین پر گر رہے ہیں، گرتے ہوئے ایک بازو زمین کے قریب ہے جبکہ دوسرا بالائی طرف اٹھا ہوا ہے، منہ کھلا ہوا ہے اور چہرہ پر تکلیف کے آثار ہیں، آپ کے جوتے پاؤں کا ساتھ چھوڑ کر زمین پر گر رہے ہیں، اس طرح آپ کا عمامہ بھی سر سے کافی اوپر کی جانب اٹھا ہوا ہے، یہاں بھی خنجر آپ کی کمر کے ساتھ دکھایا گیا ہے اور ساتھ یہ عبارت درج ہے:

"His heart would race, his face turn red, and he would fall on the ground"

”آپ کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی، آپ کا چہرہ سرخ ہو جاتا اور آپ زمین پر گر جاتے۔“

”نقل کفر کفر نباشد“ کے تحت ہم نے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے توہین آمیز خاکوں کی نوعیت قارئین کے سامنے رکھ دی ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ مغرب کی اسلام دشمنی دلائل و براہین اور عقل و منطق کے بجائے تعصب اور انتہا پسندی پر مبنی ہے اور تہذیب و شائستگی کا سبق دینے والا مغرب کس قدر بد تہذیبی، ناشائستگی اور غیر اخلاقی حرکات پر اتر آیا ہے۔

ہمارا یقین محکم ہے کہ اسلام اپنے فطری نظام ہائے کی بدولت پوری دنیا کو بہت جلد اپنے دامن عافیت میں لے لے گا جسے کسی دشمن کی عداوت، کسی متعصب کا تعصب اور کسی شرانگیز کا خبث باطن روک نہیں سکے گا۔ [ان شاء اللہ]

